مظلوم امت مسلمہ اور اقوام
عالم، ایک تنقیدی جائزہ
محمد اویس مصباحی
ناشر : فیضان امام ابوحنیفہ
آرگنائزیشن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلو علی الحبیب ----------- صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

موضوع : مظلوم امت مسلمہ اور اقوام عالم، تنقیدی جائزہ

نام : محمد اویس مصباحی

ایڈریس : موضع بگرؤآ، پوسٹ جلال پور، ضلع مرادآباد، اتر پردیش، انڈیا

موبائل /واٹسپ نمبر: 8393958994-8218918883

Full Name : Mohammad Uvais Misbahi

Professional title : Student

Mobile & **WhatsApp No** : 8393958994

Email : uvaismisbahi77@gmail.com

Website : abuhanifablogspot.com

Home address : Village Bagrava, Post Jalalpur khas, Distt Moradabad, Uttar Pradesh, India

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

مظلوم امت مسلمہ اور اقوام عالم، تنقیدی جائزہ

آج امت مسلمہ جن مصیبتوں، دقتوں اور پریشانیوں سے دوچار ہے وہ سب پر عیاں ہیں، کوئی اس کا پرسان حال نہیں ہے، جن مسائل میں امت مرحومہ کو الجھاکر اس کے شیرازے کو منتشر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے وہ اپنے آپ میں دکھ اور رنج و غم سے پر ایک داستان ہے، اسی سوچ میں لیل و نہار بسر ہورہے ہیں کہ ہر دن ایک نیا نشتر زخم دینے کے لیے تیار ہے، ہمارے آپسی اختلافات، جھگڑے، طنز، ایک دوسرے پہ بہتان تراشی، بد زبانیاں ان زخموں کو ناسور بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑرہی ہیں، ہمارے انھی اختلافات کا فائدہ اٹھاکر غیر مسلم اقوام اور دیگر باطل و گمراہ عقیدے والے امت مسلمہ کے خلاف طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں، مسلم نوجوانوں کو بے بنیاد الزامات عائد کرکے جیلوں میں بند کیا جارہا ہے اور تشدد کا شکار بنایا جارہا ہے، بطور خاص مختلف قسم کی اذیتوں کا ہدف مدارس اسلامیہ کے طلبہ ہیں ۔ کبھی مسلک کے نام پر امت مسلمہ میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی جارہی ہے تو کبھی مسلم ممالک کو آپس میں لڑاکر ان کے شیرازے کو منتشر کیا جارہا ہے۔ امت مسلمہ کو چھوٹے چھوٹے طبقوں میں بانٹ کر اور ان کے اتحاد و اتفاق کی کمر توڑ کر بآسانی اس کے مال و زر، جائیداد اور خزانوں پر قبضہ کیا جارہا ہے۔ اس پر مسلم ممالک کی خاموشی ایک المیہ ہے۔ جن بچوں کے روشن مستقبل سے ہمیں امیدیں وابستہ تھیں انھیں کو نشانہ بنایا جارہا ہے، ننھی لاشیں خاک کے سپرد ہورہی ہیں ،شریعت کو سر عام نیلام کیا جارہا ہے، مسلمانوں کے حقوق سلب کرنے کی کوششیں جاری ہیں، آزادی کے نام پر مسلم لڑکیاں جس راستے پر چل رہی ہیں بہت بڑے نقصان کا راستہ ہے جس سے جانی، مالی عزت و آبرو اور ایمان کو بھی خطرہ ہے۔ حکومت کا سہارا لیکر غیر مسلم لوگ، مسلمانوں کے خلاف ہر روز نت نئی فتنہ انگیزیاں اور شرپسندانہ کاروائیاں کرکے ڈر اور خوف کا ماحول پیدا کررہے ہیں، مسلمان لڑکیوں کو اپنی ہوس کا شکار بنارہے ہیں، غیر مسلم لڑکوں کو اس کام کے لیے تیار کر رہے ہیں، اسلام دشمن قوتیں جہاں اس کے لیے مال و زر فراہم کر رہی ہیں وہیں اپنی افرادی قوت کو بھی استعمال کر رہی ہیں۔ لیکن مسلم قائدین کو تو ابھی بس آپسی جھگڑوں اور اختلافات سے ہی فرصت نہیں ہے۔ اُمت مسلمہ جو اصل میں اُمت مظلوم ہے اس وقت دنیا میں ہر طرح سے غیروں اور اپنوں کے ہاتھوں پٹ رہی ہے اور ساری دنیا اس طرح تماشائی بنی ہوئی ہے جیسے یہ کوئی سرکس کا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔

آج ہم ٹکڑوں میں بٹ گئے ہیں حتی کہ نام نہاد دیںداروں نے بھی اپنے اپنے آستانے الگ قائم کرلیے ہیں، الگ تنظیمیں بنالی ہیں، الگ ادارے قائم کرلیے ہیں، چلو یہ تو مسئلہ نہیں ہے کہ اس طرح قائم کیے جائیں لیکن وہ قلبی لحاظ سے بھی علیحدہ

علیحدہ ہوگئے ہیں اور یہ بہت زیادہ خطرناک ہے تو پھر دنیادار لوگوں کا معاملہ ہی الگ ہے۔ لیکن شاید کہ کسی کو اس کی پرواہ ہو، اہل علم حضرات سے اس کی کچھ توقع ہوسکتی تھی لیکن اہل علم و دانش اور قائدین کو تو ابھی اسٹیج پہ لڑنے، جھگڑنے، چیخنے، چلانے اور ایک دوسرے پہ آگ اگلنے سے ہی فرصت نہیں ہے۔ تکفیر مسلم کو اپنا ہتھیار سمجھ کر بیجا اس کا استعمال کرکے آپس میں ایک دوسرے کو خارج از اسلام کرنے کی ناکام اور انتھک جدوجہد کررہے ہیں۔ اپنے علاوہ کسی کو مسلمان سمجھتے ہی نہیں ہیں، دین کے ٹھیکیدار بنے بیٹھے ہیں، جنھیں کلمہ صحیح طریقے سے پڑھنا نہیں آتا ہو، تکفیر مسلم کے معنی سے بھی ناآشنا ہوں، حلال و حرام کے فرق سے بھی ناواقف ہوں، تارکین صوم و صلاۃ ہوں، آج وہی لوگ اسلام کی عظیم جگہوں پر قبضہ جمائے ہوئے ہیں، حدیث رسول "إِذَا وُسِّدَ الأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ"[i] جب (معاملات) نالائق لوگوں کو سونپ دیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو" کے کامل مصداق نظر آتے ہیں۔

آخر کب تک یہ سلسلہ چلے گا؟ آخر کب تک اس طرح مظلوم امت مسلمہ کے شیرازے کو منتشر کیا جائے گا؟ لیکن کیا علمائے اسلام میں آپسی اتحاد ناممکن ہے؟ حالاں کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے "وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا"[ii] اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو، آج ہم نے فرمانِ الٰہی کو پس پشت ڈال دیا ہے، دوسرے لوگوں کے طریقہ کار کو اپنا مشن بنالیا ہے۔

جب تک تمام مسلمان خواہ وہ کسی بھی مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے ہوں سیاست کے نام پر یکجا نہیں ہوں گے، تب تک اسی طرح غیر مسلم اقوام کے ظلم و ستم کا نشانہ بنتے رہیں گے۔ تمام مکتبہ فکر والے اپنے مسلک کے تابع رہتے ہوئے سرکاری مشینری کے بالمقابل سینہ سپر رہیں تو ہم ان ظالموں کے پنجہ استبداد سے بآسانی محفوظ رہ سکتے ہیں۔ یاد رکھیے جب غیر مسلم، مسلمان پر حملہ آور ہوتا ہے تو اس کا نشانہ صرف مسلمان ہوتا ہے سنی یا دیوبندی نہیں۔ لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ جب کوئی اس طرح کی بات کرتا ہے تو دونوں طرف سے اس پر کفر و الحاد کے فتوے لگائے جاتے ہیں، ہمارے آپسی اختلافات اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ امت مسلمہ کی خاطر ایک دوسرے سے ملنے پر بھی کفر کے فتوے لگائے جارہے ہیں، انہیں اختلافات کا نتیجہ ہے کہ ہمارے ملک کی غیر مسلم اقوام نے جمہوری طرز حکومت کو بالائے طاق رکھ کر مسلمانوں کے خلاف سازشیں رچنا شروع کردیں ۔ مسلم قوم میں مسلک کے نام پر پھوٹ ڈال کر اس کے شیرازے کو حتی المقدور منتشر کرنے کی کوشش کی اور کی جارہی ہے۔ ہندوستان کو ہندو راشٹر بنانے کی بات کی جارہی ہے، مسلم نام سے موسوم شہر قصبوں کے اسماء کو تبدیل کیا جارہا ہے، تاریخی مساجد کو شہید کرکے ان کے مقام پر مندر بنانے کی بات کی جارہی ہے، غیر مسلم اقوام کی نگاہیں صرف مسجدوں پر ہی نہیں ہیں بلکہ مدارس اور اس میں احکام خدا اور فرمان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دلوں کو مزین

کرنے والے طلبہ کو بھی یہ ہندو توا تنظیمیں ظلم و تشدد کا نشانہ بنارہی ہیں، ایک طرف دہلی میں جنید و عظیم اور قاری اویس کو قتل کردیا گیا تو دوسری جانب مولانا نسیم کو بنارس کے ایک کالج کے سامنے کچھ شر پسندوں نے ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا، ایک مدرسہ ٹیچر کو بنگال میں ٹرین سے پھینک دیا گیا، دبستان لکھنؤ کے اسٹیشنوں کو مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے خون سے رنگین کردیا گیا۔

غیر مسلم اقوام کی مظلوم امت مسلمہ کے خلاف سازشیں : (شام، فلسطین، میانمار، افغانستان، ایغور اور ہندوستاں وغیرہ میں موجود مظلوم امت مسلمہ کے احوال پر ایک طائرانہ نظر) : دنیا میں پائے جانے والے مذاہب میں اسلام مذہب عیسائیت کے بعد دوسری پوزیشن پر آتا ہے، لیکن کوئی بھی مسلم ملک غیر اقوام کے نشانہ سے خالی نہیں ہے، غیر مسلم ممالک اپنا تسلط و اقتدار بلاد اسلامیہ میں جمانے پر تلے ہوئے ہیں، ہم دیکھتے ہیں کہ آج دنیا میں اُمت مسلمہ کی بہت بری حالت ہے۔ امت مسلمہ اس وقت 57 ممالک پر مشتمل ہے جو دنیا میں ہر طرح کے وسائل و ذرائع سے مالامال ہے وہ چاہے تیل کے کنویں ہوں یا سونے اور دیگر معدنیات کی کانیں، سائنس و ٹیکنالوجی ہو یا ایٹمی و نیوکلیائی ہتھیار، لیکن یہ سب کچھ ہونے کے باوجود دنیا میں اس وقت اگر کوئی قوم مظلوم ومحکوم ہے تو وہ یہی اُمت مسلمہ ہے۔

سیریا کی سرسبز و شاداب زمین ہو یا برما کے روہنگیائی مسلمان، افریقہ کے تپتے ہوئے صحراء ہوں یا وطن عزیز ہندوستان کے گنگا جمنی تہذیب سے مزین علاقے، ہر جگہ مسلمانوں کو ظلم و تشدد کا شکار بنایا جارہا ہے۔ آپسی اختلافات حد سے تجاوز کرچکے ہی، اگر امریکہ ترکی کے خلاف زہر اگلتا ہے تو عرب ممالک کی نام نہاد حکومتیں ٹرمپ کی پیٹھ تھپتھپاتی ہوئی نظر آتی ہیں، اگر ترکی اسرائیل سے بائیکاٹ کا اعلان کرتا ہے تو امریکہ کے اشارے پر ناچنے والی سعودی حکومت اسرائیل سے تعلقات ہی قائم نہیں کرتی ہے بلکہ اپنے ملک سے ہوائی راستہ بھی اسرائیل کو فراہم کرتی ہے، اسرائیل کے ساتھ کروڑوں ریا ل کی تجارت کرکے فلسطین کے ظلم و تشدد کے شکار مسلمانوں کے خلاف لڑائی میں اسرائیل کی مدد بھی کرتی ہے۔ یکم دسمبر ۲۰۱۸ء کو اردو روزنامہ 'انقلاب' کے صفحہ نمبر بارہ پر ایک خبر پڑھی جس کا عنوان تھا ''سعودی عرب اور اسرائیل کے مابین تجارت شروع '' اس کے تحت مرقوم تھا کہ ''سعودی عرب کی ایک ممتاز مینو فیکچرنگ کمپنی کا تعمیراتی سامان یہودی آبادکاری والے علاقہ میں واقع فیکٹری میں استعمال کیا جارہا ہے، سعودی عرب کی مینو فیکچرنگ کمپنی 'سابق' پیٹرو کیمیکل، صنعتی پولیمر اور دھات سے تیار تعمیراتی اشیاء دنیا بھر میں سپلائی کرتی ہے لیکن اس کمپنی کی اشیاء کو اب یہودی آبادکاری والے علاقے میں بھی دیکھا جارہا ہے''۔ کچھ سطروں بعد تحریر تھا ''سعودی عرب اسرائیل سے متعدد مصنوعات خرید رہا ہے''۔ [iii]

امریکہ سے کروڑوں ریا ل سے جنگی طیارے خرید کر یمن کے مظلوموں پر ہوائی فائرنگ کرکے روزانہ سیکڑوں مسلمانوں کو لقمہ اجل بنانے کا کام کررہی ہے۔ اگر یہی حال رہا تو ہم بقولِ اقبال " تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں " کے مصداق بن جائیں گے۔

شام کے حالات دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے کہ جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امن وآشتی کا گہوارہ کہا تھا اور جس میں برکت کے لیے دعا کیا کرتے تھے، آج اسی ملک شام کے حالات ابتر ہوتے جارہے ہیں،شام نہ جانے کتنے معصوموں کی لاشوں کے بوجھ کو ڈھورہا ہے، شان دار اور خوب صورت عمارتوں پر اسد حکومت اور روسی طیاروں کے ذریعہ سے مظلوم شامی بچوں، نوجوانوں، عورتوں اور بزرگوں پر بم اور گولیاں برسا کر ان کو اپاہج اور شہید کیا جا رہا ہے۔ بشار الاسد نے تو درندوں کو بھی مات دے ڈالی ہے۔ حلب اور دیگر بڑے شہر راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو گئے ہیں اور اب غوطہ پر بموں اور بارود کی برسات کی جا رہی ہے۔ 2011 میں کچھ لوگوں نے تانا شاہی کے خلاف آواز بلند کی، 2012 میں القاعدہ نے سر اٹھایا، اسی دوران کردوں نے حکومت کے خلاف مورچہ سنبھالا، 2013 اور 2016 میں اسد حکومت نے کیمیاوی اسلحہ کا استعمال کرکے ہزاروں بے قصور لوگوں کی جان لی، اب روس اور امریکہ بم باری کررہے ہیں، کچھ دنوں سے کردوں کے ٹھکانوں پر قبضہ کرنے کے لیے ترکی نے بھی جنگ شروع کردی ہے، جس کے نتیجہ میں سیکڑوں بے قصور شہریوں کی جانیں جاچکی ہیں۔

ایس او ایچ آر کی رپورٹ کے مطابق مارچ 2018 تک پانچ لاکھ گیارہ ہزار 511,000 مسلمان جن میں بچے بوڑھے عورتیں نوجوان سبھی شامل ہیں، مارے جاچکے ہیں، یو این ایچ سی آر کی رپورٹ کے مطابق 6.6 ملین لوگ اپنے گھر چھوڑ کر دیگر ممالک میں پناہ لینے پر مجبور ہیں۔ نہ جانے کتنے تو ہجرت کرتے وقت راستہ ہی میں دم توڑ جاتے ہیں، ایلان کردی اس کی واضح مثال ہے کہ جس کی لاش ایک سمندر کے کنارہ ملی تھی۔ بین الاقوامی ادارہ برائے مہاجرت کے مطابق صرف رواں برس کے پہلے نو ماہ کے دوران ہی ۱۹۹٤افراد بحیرہ روم کے پانیوں میں ڈوب کر ہلاک ہوچکے ہیں ۔[iv]

2019-10-16 انقلاب نیوز پیپر کی رپورٹ کے مطابق شام میں ترکی فوج کی کردوں کے خلاف کاروائی میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار بے قصور شہری نقل مکانی کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا کیا قصور تھا؟

فلسطین کی حالت زار پر رحم آتا ہے، فلسطین کے مسلمانوں پر ظلم و بربریت کی انتہا ہوگئی ہے اسرائیل نے بم باری کے سلسلہ کو دراز کردیا ہے، جس سے ہزاروں شہادتیں ہوچکی ہیں، فلسطین میں یہودیوں نے دہشت گردی مچائی ہوئی ہے، فلسطین میں مظلوم معصوم بچوں ،عورتوں ،بوڑھوں کو قتل کیا جارہا ہے جس کا درد پوری دنیا کے مسلمان شدت سے محسوس کررہے ہیں۔

برما (۱۹۸۹ء میں اس کا نام میانمار رکھا گیا) کے رخائن/اراکان صوبہ میں تقریبا دس لاکھ مسلمان رہتے تھے، روہنگیائی مسلمانوں پر برما کی زمین تنگ کردی گئی، انھیں میانمار کی فوج کی درندگی کا سامنا کرنا پڑا، جس کے نتیجہ میں وہ نقل مکانی کرنے پر مجبور ہوگئے، ساڑے سات لاکھ روہنگیائی مسلمان بنگلہ دیش آگئے اور کچھ ادھر ادھر اپنی جان بچانے کے لیے بھاگنے پر مجبور ہوئے، میانمار فوج نے نہ صرف یہ کہ ان کا اخراج کیا بلکہ مسلم عورتوں کے سہاگ کو لوٹا، ان کی آبروریزی کی۔۔۔۔ایک وقت وہ بھی تھا کہ جب اسلام کی ایک بیٹی ہند سے آواز لگاتی ہے تو محمد بن قاسم اس کی آواز پر لبیک کہتا ہوا ہند پہنچ جاتا ہے، لیکن آج پندرہ سو اسلامی بیٹیاں برما سے آواز لگاتی ہیں، مسلم امہ سے فریاد کرتی ہیں، ان کے لباس کو اتارا جاتا ہے، انھیں برہنہ کیا جاتا ہے، برمائی فوجیوں کے آگے ڈال دیا جاتا ہے، ان کی عزت لوٹی جاتی ہے، عصمت دری کی جاتی ہے، یہ سب کرنے کے باوجود یا تو قتل کردیا جاتا ہے یا ترک وطن کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے لیکن ہم ہیں کہ لمبی تان کے سوئے ہوئے ہیں، خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہیں، ہم نے کان بند کرلیے ہیں تاکہ یہ حالات زار نہ سن پائیں، ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ہم تمہاری پکار کو نہیں سنیں گے، تمہارے گھر کی آگ ہے اسے خود ہی بجھاؤ، ایک بیٹی نے پکارا بھائی عرب سے آیا لیکن پندرہ سو بہنیں روتی رہیں کوئی ان کی آبرو بچانے نہ گیا۔۔۔افسوس۔۔۔ایک صحابی رسول نے زمانہ جاہلیت کا وہ واقعہ سنایا جس میں اس نے اپنی ننھی پری کو کنویں میں ڈال دیا تھا۔۔۔۔یہ واقعہ سن کر رسول اللہ اتنا روئے کہ آپ کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی۔۔۔۔جب پندرہ سو بیٹیوں کی خبر رسول اللہ تک پہنچی ہوگی تو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی۔۔۔لیکن امت مسلمہ خواب غفلت کی چادر اوڑھے بے فکر سورہی ہے۔

افغانستان ایک مسلم ملک ہے لیکن کوئی دن ایسا نہیں جس میں وہاں مسلمانوں کے خون سے ہولی نہ کھیلی جاتی ہے، روزانہ چالیس پچاس مسلمانوں کا قضائے الہی سے مرنا کوئی بعید نہیں ہے، آپ روزانہ اس طرح کے واقعات کو اخبار و جرائد کی زینت بنتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اسی افغانستان میں ۱۰۱ حفاظ کرام کو شہید کردیا گیا، عید میلادالنبی منانے والوں کو گولیوں سے چھلنی کردیا گیا۔۔۔۔۔۔۔۱۹-۱۰-۲۰۱۹ صحافت نیوز پیپر کی رپورٹ کے مطابق جمعرات سترہ اکتوبر کو اقوام متحدہ کے افغان مشن نے بتایا تھا کہ رواں برس کے ابتدائی نو مہینوں کے دوران مختلف حملوں اور مسلح واقعات میں ہلاک ہونے والے شہریوں کی تعداد دو ہزار پانچ سو تریسٹھ تک پہنچ چکی ہے۔

ایغور (Uighurs) کے مسلمانوں کے بد ترین حالات امت مسلمہ کو چیخ چیخ کر درس عبرت دے رہے ہیں، مشرقی ترکستان جہاں ترک قومیں آباد ہیں، پر ۱۹۴۹ء سے چین کا قبضہ ہے، وہاں مسلمانوں کو اسلام سے بیزار ہونے پر مجبور کیا جارہا ہے، ان پر چینی تہذیب تھوپی جارہی ہے، ان کو ماؤزے تنگ کی تعریف کرنے پر مجبور کیا جارہا ہے، مسجدوں کو ڈھایا جارہا ہے، بچوں کو ان کے والدین سے الگ کرکے یتیم خانے میں رکھا جارہا ہے، چین کے کچھ علاقوں میں مسلمانوں کو اسلام کے ارکان نماز، روزہ اور حج کرنے پر پابندی عائد کردی گئی ہے، روزہ رکھنے پر قید خانے میں ڈال دیا جاتا ہے، تلاوت قرآن کرنے پر سزا کا مستحق ٹھہرایا جاتا ہے، مسلمانوں کے حمایتی بننے والے

کمیونسٹ اب کہاں ہیں؟ لیکن پاکستان کی چین سے دوستی بھی مسلم ہے۔ یہ وہ حقائق ہیں جنہیں ہم روزانہ اخبارات کی زینت بنتے ہوئے دیکھتے ہیں اور سوشل میڈیا پر ملاحظہ کرتے رہتے ہیں ۔ اس پر پاکستان کی چین سے دوستی، ہر موقع پر اس کا ساتھ دینا اور مسلم ممالک کا خاموشی اختیار کرنا، ایک المیہ ہے۔

وطن عزیز ہندوستان ہی کو لے لیجیے، ایک وقت تھا کہ بر اعظم ایشیاء میں ہندوستان کو امن وآشتی کا گہوارہ سمجھا جاتا تھا ،اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ یہاں جمہوری طرز حکومت قائم ہے۔ لیکن کچھ برس سے غیر مسلم اقوام نے جمہوری طرز حکومت کو بالائے طاق رکھ کر مسلمانوں کے خلاف سازشیں رچنا شروع کردیں۔ تاج محل کو راج محل سے موسوم کرنے کی ناپاک کوشش جاری ہے، تاریخی مساجد کو شہید کرکے ان کے مقام پر مندر بنانے کی بات کی جارہی ہے، اس سلسلے میں اجودھیا کی بابری مسجد کو خاص طور پر نشانہ بنایا جارہا ہے ۲۳ نومبر ۲۰۱۸ کو ایک بی جے پی لیڈر نے یہاں تک کہ دیا کہ دہلی کی جامع مسجد کو گراکر دیکھ لو اس کے اندر بے شمار مورتیاں نکلیں گی، یہ مسجد بھی مندر توڑ کر بنائی گئی ہے۔ اس طرح جھوٹ بول کر یہ جھوٹے فساد برپا کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ۲۵ نومبر ۲۰۱۸ کو دھرم سبھا میں لاکھوں ہندو اجودھیا میں جمع ہوئے اس دھرم سبھا سے ایک ہفتہ قبل ان لوگوں نے دس ہزار ترشول تقسیم کیے، مسلمانوں کے خلاف لڑنے کے لیے مکمل تیاری کے ساتھ اجودھیا کی زمین کو بے گناہوں کے خون سے لہو لہان کرنے کے لیے تمام سادھو سنتوں نے ہندوؤں کی، دھرم سبھا میدان میں حاضری کو لازمی قرار دیا۔ ممبئی سے شیو سینا سربراہ ادھو ٹھاکرے کی قیادت میں ہزاروں کارکنوں کے علاوہ وشو ہندو پریشد کی اپیل پر ریاست کے مختلف اضلاع سے وشو ہندو پریشد، بجرنگ دل اور دیگر ہندو وادی تنظیموں کے کارکنوں کے جمع ہونے سے اجودھیا پورے ملک کی نظروں کا مرکز بنا رہا۔ اجودھیا میں تقریباً آٹھ ہزور مسلمانوں میں سے نصف اور کچھ امن پسند ہندو بھی نقل مکانی کرنے پر مجبور ہوگئے۔ ٤-١١-٢٠١٩ انقلاب نیوز پیپر کے فرسٹ پیج پر مرقوم تھا "وشو ہندو پریشد کے میڈیا انچارج شرد شما نے دعوی کیا کہ اجودھیا میں متنازع زمین پر رام مندر کی تعمیر کے لیے تمام اشیاء کی مکمل تیاری کی جاچکی ہے۔

مسلمان آج کے دور میں دنیا کی سب سے زیادہ پسی ہوئی قوم ہے دنیا میں جہاں بھی ظلم و تشدد ہو مسلمان ہی اس کا نشانہ بنتے ہیں۔کشمیر سے لیکر فلسطین اور فلسطین سے لیکر شام ،عراق اور اب برما تقریبا ہی سبھی جگہ مسلمانوں پر ظلم و جبر جاری ہے۔ کیا ہم اس کے درپردہ محرکات سے آگاہ ہیں؟ آخر کار ہر جگہ مسلمان قوم کو ہی کیوں تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اس کے وجوہات کیا ہیں؟ میرے محدود خیال میں اس کے وجوہات تعلیم و تربیت کی کمی ،خدمت خلق کے جذبے کا نہ ہونا، سائنس و ٹیکنالوجی سے عدم دلچسپی اور اسلامی اقدار سے روگردانی وغیرہ شامل ہے۔ میرے محدود مطالعہ اور مشاہدہ کے مطابق مظلوم امت مسلمہ کے زوال کے اہم اسباب مندرجہ ذیل ہیں :

جہالت : جہالت مسلم امہ میں رچ بس گئی ہے

کم علمی : کم علمی جہالت سے بھی بدتر ہے، نیم ملا خطرہ ایمان نیم حکیم خطرہ جان

اخلاق کا زوال : قرآن و احادیث کی ارشاد فرمائی ہوئی صفات ہم نے ترک کردی ہیں۔

علما اور سلاطین کا زوال : علما اور حکمرانوں کا طبقہ اغیار کے بالمقابل کمزور اور بزدل ہوچکا ہے۔

دردناک بزدلی اور مایوسی : اسلاف کے برخلاف ہم موت سے ڈرتے ہیں، ایک وقت تھا کہ ایک مسلمان تن تنہا دس اور بعض دفعہ سو آدمیوں کا مقابلہ کرتا تھا۔۔۔۔

جدید علوم و ٹیکنالوجی سے محرومی : جدید علوم کی تعلیم پر تو ابھی تک متفق ہی نہیں ہوپائے، سیکھنا یا سکھانا تو دور کی بات ہے، مدارس میں جدید علوم کی تعلیم کی اگر حکومت بات کرتی ہے تو ہم اس کے خلاف سینہ تان کر کھڑے ہوجاتے ہیں۔

دولت کی محبت اور موت کا خوف : ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب کہ دنیا کی قومیں مسلمانوں پر اس طرح ٹوٹ پڑیں گی جس طرح بھوکے کھانے پر ٹوٹ پڑتے ہیں، عرض کرنے پر رسول اللہ نے فرمایا کہ تمہاری تعداد اس وقت کافی ہوگی لیکن تمہارے اندر دولت کی محبت اور موت کا خوف یہ دونوں اپنی جگہ بناچکے ہوں گے۔[v]

تعصب و تنگ خیالی : متعصب اور تنگ خیال لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ ہر جدید بات اختیار کرنا خواہ وہ کسی قدر بھی مفید ہو موجب کفر ہے، اسلام کو نقصان پہنچارہے ہیں۔

مادہ پرستی اور الحاد : مادہ پرست اور الحاد پرور مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ وہ مسلمانوں اور شرقیوں کو فرنگیوں کے ساتھ اس طرح ملادینا چاہتے ہیں کہ اس ملاپ کے بعد مسلمانوں کا اپنا کوئی قومی امتیاز باقی نہ رہے اور وہ فرنگی تمدن میں جزء کیمیاوی کی طرح تحلیل ہوکر رہ جائیں۔

توکل کا غلط مفہوم اور غلط استعمال : جدید علوم اور حالت حاضرہ کے مطابق اشیا کو ترک کرکے یہ کہنا کہ اللہ پر بھروسہ رکھو ہم ہی کامیاب رہیں گے، اس سے کام نہیں چلنے والا ہے، توکل کا مطلب یہ ہے کہ پہلے وسیلہ اور ذریعہ اختیار کیا جائے اور اس کے بعد اللہ پر بھروسہ کیا جائے۔ کیا تم نے یہ حدیث نہیں پڑھی جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمنی لوگوں سے فرمایا جو حج کے ارادے سے گھر سے نکلتے وقت رخت سفر نہیں لیتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ پر بھروسہ رکھو، اللہ کھلائے گا پلائے گا، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ توکل نہیں ہے بلکہ توکل تو یہ ہے کہ تم رخت سفر لیکر نکلو اور پھر اللہ پر بھروسہ رکھو۔[vi] لہذا اغیار سے مقابلہ کے جو بھی وسائل و ذرائع ہیں پہلے انھیں اختیار کرلیا جائے اور پھر اللہ پر بھروسہ رکھیں تو امید ہے کہ ہم کامیاب ہوسکتے ہیں ۔

ہمارے مظلوم ہونے کا باعث صرف یہی ہے کہ ہم نے اللہ و رسول کے احکام پر عمل کرنا ترک کردیا ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "اور تمہیں جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی وجہ سے پہنچتی ہے اور بہت کچھ تو اللہ معاف فرمادیتا ہے"۔[vii]

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب لوگ اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑنے لگتے ہیں تو اللہ تعالی ان کے علاوہ دشمنوں میں سے کسی کو ان پر مسلط کردیتا ہے تو وہ جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے اسے چھین لیتا ہے، اور جب لوگ اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان میں آپس میں پھوٹ ڈالدیتا۔[viii]

اغیار کے طریقہ کار کو اپنا شیوہ بنالیا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، "لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ"[ix] فی الحقیقت تمہارے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج ہم آپسی اختلافات میں الجھ کر رہ گئے ہیں۔ہم نے خود ہی اپنی حالت تبدیل کردی ہے، جس کے نتیجہ میں ہمیں یہ دن دیکھنے کو ملے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : "اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدل لے"[x]

جب تک ہم اسلاف کے طریقہ پر گامزن تھے، ہم میں سائنسدان بھی تھے، سیاست داں بھی تھے، مؤرخین بھی تھے، ماہرین جغرافیہ و سماجیات و معاشیات بھی تھے۔ تہذیب و تمدن، دولت مندی اور خوش حالی کے لحاظ سے بغداد جیسا شہر بھی تھا کہ اس سے قبل یا بعد کے زمانہ میں اس کی نظیر دیکھنے کو نہیں ملتی، دمشق، قاہرہ، حلب، سمرقند، اصفہان اور افریقہ کے قیروان، فاس، تلسمان اور مراکش جیسے تہذیب و تمدن کے مراکز ہماری ہی سلطنتوں میں تھے اور اس وقت لوگ ان کی عظمت اور شان و شوکت کے معترف تھے، الحمراء کا عظیم الشان محل، یورپ میں مسلمانوں کی سب سے چھوٹی سلطنت کا دار الخلافہ "غرناطہ" کا تصور کیجیے، پندرہویں صدی عیسوی تک یورپ میں اتنا بارونق شہر نہیں تھا، پھر شہر قرطبہ کی بات ہی الگ ہے، جسے یورپ کی دلہن کہنا بجا ہوگا۔

مختصراً یہ کہ جب تک ہم اللہ اور رسول کے احکام پر عمل پیرا تھے، دنیا ہماری مٹھی میں تھی، ہم ہی حکمران تھے، ہماری اجازت کے بغیر کوئی پرندہ بھی پر نہیں مارسکتا تھا،سورج ہماری سلطنت میں طلوع ہوتا تھا اور ہماری ہی سلطنت میں غروب ہوتا تھا، ساری دنیا ہمارے سامنے سر تسلیم خم کرتی ہوئی نظر آتی تھی، لیکن جب سے ہم نے قرآن و احادیث کو پس پشت ڈال دیا، ہم مغلوب ہوگئے، مظلوم بن گئے، دنیا جس طرح چاہتی ہے ہمیں استعمال کرتی ہے، ہم پر ہر طرف ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے

جارہے ہیں۔ اگر ہم نے اب بھی اپنی حالت کو تبدیل نہیں کیا، اسوہ رسول کو نہیں اپنایا، جدید ٹیکنالوجی اور تعلیمی میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ نہیں لیا، تو ہم پر ظلم و ستم کی آگ اسی طرح برستی رہے گی۔ اللہ اس امت پر رحم فرمائے ۔

---

[i] صحیح البخاری، کتاب العلم، حدیث نمبر: ۵۹

[ii] سورہ آل عمران، آیت نمبر :۱۰۳

[iii] روزنامہ انقلاب، ۱/دسمبر، ۲۰۱۸

[iv] روزنامہ خبریں، دہلی، ۲۱،اکتوبر، ۲۰۱۹،ص: ٦

[v] سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، حدیث نمبر : ٤۲۹۷

[vi] صحیح البخاری، کتاب الحج، جلد نمبر:۳،ص: ٤٤۸

[vii] سورہ الشوریٰ، آیت نمبر:۳۰

[viii] ابن ماجہ، باب العقوبات، ص:۳٦٤

سورہ الاحزاب، آیت نمبر : ۲۱ [ix]

[x] سورہ الرعد، آیت نمبر :۱۱

محمد اویس مصباحی

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

09/11/2019